



سوال

(41) نجات دینے والی سورتیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے پاس دارالحدیث مدینہ منورہ کے بعض طلبہ ایک نسخہ لے کر آئے جسے ”سورۃ نجات“ کے نام سے موسوم کیا گیا تھا اور اس میں سورہ کہف سجدہ یس فصلت دخانہ واقعہ حشر اور ملک لکھی ہوئی تھیں۔ اور ان طلبہ نے بیان کیا کہ اس نسخہ کی بہت سی کاپیاں حرم مکہ و مدینہ اور دیگر مقامات پر تقسیم کی گئی ہیں سوال یہ ہے کہ ایسی کوئی دلیل ہے جس سے ان سورتوں کا یہ نام اور یہ تخصیص ثابت ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

فضیلت میں قرآن مجید سارے کا سارا ایک سورت کی طرح اور آیات سینوں کے لیے شفا ہیں مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔ جو قرآن مجید سے وابستہ ہو جائے اور اس کی ہدایت کو اختیار کر لے تو یہ اس کے لیے کفر ضلالت اور عذاب الیم سے نجات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول عمل اور تقریر سے دم کے جواز کو واضح فرمایا ہے لیکن یہ ثابت نہیں کہ آپ نے آٹھ سورتوں کی تخصیص کی ہو یا انہیں منجیات کے نام سے موسوم فرمایا ہو بلکہ ثابت یہ ہے کہ آپ تینوں معوذات یعنی سورہ اخلاص والفتح اور الناس کے ساتھ اپنے چہرے اور جہاں پر دم کیا کرتے تھے۔ آپ انہیں تین بار پڑھتے ہر بار پڑھنے کے بعد دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مارتے اور انہیں اپنے چہرے اور جہاں تک ہو سکتا اپنے سارے جسم پر پھیرتے تھے۔

(صحیح بخاری فضائل القرآن باب فضل المعوذات حدیث: 5017)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک کافر قبیلے کے سردار کو دم کیا تھا جسے بچھونے ڈسا تھا تو وہ اللہ کے حکم سے صحت یاب ہو گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کا علم ہو تو آپ نے اس کی تائید فرمائی۔

(صحیح بخاری الاجارۃ باب ما یعطی فی الرقیۃ علی اجدی العرب بفتحہ الكتاب حدیث: 2276)

آپ ﷺ نے سوتے وقت ایہ الکرسی پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت اسے پڑھے تو اس رات شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔

(صحیح بخاری فضائل القرآن باب فضل سورۃ البقرۃ حدیث: 5010)



جو شخص سوال میں مذکورہ سورتوں کو منجیات کے نام سے مخصوص کر لے وہ جاہل اور بدعتی ہے اور جو شخص دیگر سورتوں کو چھوڑ کر انہیں ترتیب سے جمع کر لے خواہ اس کا مقصد نجات کی امید ہو یا حفظ کرنا یا ان سے تبرک حاصل کرنا تو وہ اس مصحف عثمانی کی ترتیب کی مخالفت کی وجہ سے برا اور نافرمانی کا کام کرتا ہے جس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کالجماع تھا۔ اور پھر اس طرح وہ قرآن کریم کے اکثر حصہ کو ترک کر دینا اور بعض حصے کی وہ تخصیص بیان کرتا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے کسی بھی صحابی سے ثابت نہیں ہے لہذا واجب ہے کہ اس عمل سے منع کیا جائے اور ان مطبوعہ نسخوں کو ختم کر دیا جائے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 44

محدث فتویٰ